www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

عبدالرشید عراقی

امام ابن العربیؒ

اور اُن کی علمی خدمات

۴۶۸ھ تا ۵۴۳ھ

امام ابن العربیؒ کا شمار اُندلس کے ممتاز محدثین کرام میں ہوتا ہے ان کی بدولت اُندلس میں احادیث و اسناد کے علم کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔ امام ابن العربیؒ ثقات و اثبات میں مشہور تھے۔ ارباب سیر نے ان کے حفظ و ضبط، ذکاوت و ذہانت کا اعتراف کیا ہے اور حدیث میں ان کو متبحر عالم تسلیم کیا ہے[1]

امام ابن العربیؒ علومِ اسلامیہ میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ تفسیر القرآن، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، تاریخ، ادب و بلاغت، صرف و نحو اور علم کلام میں ماہر تھے علامہ شمس الدین ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں۔

> امام ابن العربیؒ ان لوگوں میں سے تھے، جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ مرتبۂ اجتہاد پر فائز تھے۔ تفقہ و اجتہاد میں کمال کی بنا پر محکمۂ قضا ان کے سپرد کیا گیا تھا[2]

سیرت و شمائل، اور اخلاق و عادات میں بھی ممتاز تھے۔ حسن و اخلاق اور عمدہ خصائل و عادات کی وجہ سے لوگوں میں نہایت مقبول اور ہر دلعزیز تھے[3]

امام ابن العربیؒ علم و فضل کے ساتھ ساتھ دنیوی اعزاز و وجاہت اور دولت و ثروت

---

[1] شمس الدین ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۹۰ [2] ایضاً ص ۹۰

[3] ابن خلکان، وفیات الأعیان ج ۲ ص ۲۹۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی مالا مال تھے، نہایت فارغ البال تھے۔ بہت بڑے سخی اور فیاض تھے[1]

امام ابن العربیؒ اپنے تفقہ واجتہاد کی وجہ سے اشبیلیہ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ علامہ ابن کثیرؒ (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں۔

تفقہ واجتہاد میں کمال کی وجہ سے ان کو اشبیلیہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔ اور انہوں نے اس ذمہ داری کو اس قدر خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ وہ عوام وخواص میں بہت مقبول ہوگئے لیکن چونکہ ان کے فیصلے بے لاگ ہوتے تھے۔ اور وہ معاملاتِ قضاء میں شدت بھی برتتے تھے۔ اس لئے غالباً اس منصب سے معزول کر دیے گئے[2]

امام ابن العربیؒ بلادِ مغرب کے علماء وفقہاء کی طرح امام مالک بن انسؒ (م ۱۷۹ھ) کے فقہی مذہب ومسلک سے وابستہ تھے[3]

امام ابن العربیؒ کا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد تھا۔ اور کنیت ابوبکر تھی[4] ۴۶۸ھ میں اشبیلیہ میں پیدا ہوئے ان کے والد ابو محمد عبداللہ کا شمار اشبیلیہ کے ممتاز علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ فقہ وادب اور شعر وسخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ ابو محمد عبداللہ نے ۴۹۳ھ میں مصر میں انتقال کیا[5]

امام ابن العربیؒ نے بہت نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، علامہ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ میں اور علامہ ابن فرحونؒ مالکی (م ۷۹۹ھ) نے الدیباج المذہب میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے[6]

امام ابن العربیؒ ۱۷ سال کی عمر میں اپنے والد علامہ ابو محمد عبداللہ کے ہمراہ بلادِ مشرق کی سیاحت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ شام، بغداد، حجاز، اسکندریہ اور

---

[1] شمس الدین ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۹۱، [2] ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج ۱۲ ص ۲۲۸،
[3] ابن فرحون مالکی (م ۷۹۹ھ)، الدیباج المذہب ص ۲۸۲،
[4] ابن خلکان، وفیات الأعیان ج ۲ ص ۲۹۲، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین ص ۱۳۷
[5] ابن خلکان، وفیات الأعیان ج ۲ ص ۲۹۲،
[6] تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۹، الدیباج المذہب ص ۲۸۱-۲۸۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر پہنچے۔ اور ہر جگہ کے اربابِ کمال اور ائمۂ فن سے استفادہ کیا۔

علامہ ابن فرحونؒ مالکی (م ۷۹۹ھ) لکھتے ہیں۔ کہ امام ابن العربیؒ جب تکمیلِ تعلیم کے سلسلہ میں بلادِ مشرق کے لئے روانہ ہوئے تو اپنے وطن اشبیلیہ میں فنِ قرأت اور ادب میں کمال حاصل کر چکے تھے۔[۱]

مشرق کی سیاحت کے بعد واپس اپنے وطن اشبیلیہ تشریف لائے۔ اور درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔

ابن فرحونؒ مالکی (م ۷۹۹ھ) لکھتے ہیں۔

تکمیلِ تعلیم کے بعد واپس وطن آئے۔ تو ان کی ذات شائقینِ علم و فن کا ذکر بن گئی۔ لوگ دور دراز سے آتے اور ان سے استفادہ کرتے۔ درس و تدریس اور گوناں گوں کمالات کی وجہ سے وہ نہایت مشہور و مقبول ہو گئے تھے، اور مسلمانوں کے امام کہلاتے تھے۔[۲]

امام ابن العربیؒ زہد و ورع اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔

علامہ ابن کثیرؒ (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں۔ کہ

ابن العربیؒ زاہد و عابد تھے۔ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے تھے۔[۳]

علمی خدمات:

امام ابن العربیؒ جب عہدہ قضاء سے سبکدوش ہوئے تو آپ نے اپنی زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں بسر کر دی۔ امام صاحب نے جو کتابیں تالیف کیں۔ ان کی تعداد ۲۷ رہے اور آپ کی زیادہ تر تصانیف حدیث سے متعلق ہیں۔ حدیث کے علاوہ امام صاحب نے فنِ تفسیر، فقہ اور علم نحو پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ امام صاحب کی کتابوں کی فہرست علامہ ابن فرحونؒ مالکی (م ۷۹۹ھ) نے الدیباج المذہب اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) نے بستان المحدثین میں درج کی ہے۔[۴]

---

[۱] الدیباج المذہب ص ۲۸۲، [۲] الدیباج المذہب ج ۱۲ ص ۲۸۲،
[۳] البدایہ والنہایہ ج ۱۲ ص ۲۲۸، [۴] الدیباج المذہب ص ۲۸۲، بستان المحدثین ص ۳۸،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں آپ کی تمام تصانیف کی فہرست درج کی جاتی ہے۔

۱۔ انوار الفجر:۔ فن تفسیر میں عمدہ کتاب ہے اور ۲۰ جلدوں میں ہے۔[1]

۲۔ کتاب الناسخ والمنسوخ:۔ فن تفسیر سے متعلق ہے۔[2]

۳۔ ثانوی التاویل:۔ قرآنیات کے موضوع پر بہت عمدہ کتاب ہے۔[3]

۴۔ کتاب المشکلین:۔ اس میں کتاب وسنت کی بعض مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔[4]

۵۔ کتاب شرح حدیث افک۔

۶۔ کتاب شرح حدیث امّ زرع۔

۷۔ کتاب شرح حدیث جابر فی الشفاء۔

۸۔ کتاب الکلام علی مشکل حدیث السّحاب والحجاب۔[5]

۹۔ کتاب السباعیات۔

۱۰۔ کتاب السلسلات یا المسلسلات۔[6]

۱۱۔ کتاب النیرین فی شرح الصحیحین۔[7]

۱۲۔ کتاب ترتیب المسالک۔[8]

۱۳۔ کتاب احکام القرآن۔[9]

---

[1] بستان المحدثین ص ۱۳۸

[2] کشف الظنون ج ۲ ص ۵۷۲

[3] ایضاً ص ۵۷۲۔

[4] بستان المحدثین ص ۱۳۸

[5] نمبر ۵ تا نمبر ۸، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ بعض احادیث کی شرح میں مستقل رسالے میں
الدیباج المذہب ص ۲۸۲

[6] نمبر ۹ و نمبر ۱۰، فن حدیث سے متعلق رسائل میں۔ الدیباج ص ۲۸۳

[7] یہ صحیحین کی شرح ہے۔

[8] مؤطا امام مالکؒ کی شرح ہے بستان المحدثین ص ۱۳۸

[9] فن تفسیر سے متعلق بہت عمدہ کتاب ہے اور ۲ جلدوں میں ہے (۱۰) معجم المطبوعات کالم ۱۷۵۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ کتاب القبس :۔ یہ مؤطا امام مالکؒ کی شرح ہے۔
مولانا ضیاء الدین اصلاحی کشف الظنون کے حوالہ سے اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

کتاب القبس مؤطا امام مالکؒ کی شرح ہے۔ اس میں امام ابن العربیؒ نے مؤطا کے متعلق لکھا ہے کہ یہ شرائع اسلام اول و آخر کتاب ہے۔ ایسی کوئی اور کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ کیونکہ امام مالکؒ نے اس کو فروع کے لئے تمہید بنایا ہے اور اس میں انہوں نے فقہ کے ایسے اہم اور بڑے اصولوں پر متنبہ کیا ہے جن کی جانب مسائل فروع میں رجوع کیا جاتا ہے شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ مؤطا ہی اوّلین اصل اور خلاصہ ہے اور صحیح بخاری اصل ثانی اور ان ہی دونوں کتابوں پر تمام کتب حدیث مسلم، ترمذی وغیرہ کی بنیاد رکھی گئی ہیں امام خطابیؒ نے اس کا انتخاب اور ابوالحسن فاسی نے ملخص ترتیب دیا تھا، جو ملخص موطاء کے نام سے موسوم ہے۔[1]

۱۵۔ عارضۃ الأحوذی :۔ یہ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) کی مشہور کتاب جامع ترمذی کی شرح ہے۔ اور مصر سے دس جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔[2]
علامہ سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) کے زمانہ تک جامع ترمذی کی کوئی شرح متداول نہ تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ۔

لَا نَعْلَمُ أَنَّهُ شَرَحَهُ أَحَدٌ كَامِلًا إِلَّا الْقَاضِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ فِي كِتَابِهِ "عَارِضَةِ الْأَحْوَذِيِّ".[3]

ہم کو ابوبکر ابن العربیؒ کی عارضۃ الأحوذی کے علاوہ ترمذی کی اور کسی کامل شرح کا علم نہیں۔

مولانا عبدالرحمان مبارک پوریؒ (م ۱۳۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

عارضۃ الأحوذی ترمذی کی مشہور شرحوں میں ہے۔

---

[1] تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ کشف الظنون ج ۲ ص ۲، ۵ و مقدمہ تحفۃ الأحوذی ص ۸۴-۸۵۔ [2] سیرت البخاری ص ۴۲۵
[3] بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۶۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجرؒ وغیرہ مشاہیر علمائے اسلام نے اپنی کتابوں میں اس سے استفادہ کیا ہے اور اس کے اقتباسات نقل کئے ہیں۔[1]

مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری دام مجدہ شارح مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح میں لکھتے ہیں کہ:

• ابن العربیؒ (م ۵۴۶ھ) کی شرح عارضۃ الأحوذی گو بہت ضخیم اور مبسوط شرح ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے حل طلب مقامات اور محتاج شرح وایضاح عبارات سے کم تعرض کیا ہے۔ اور بعض اہم امور جن کا لحاظ شرح میں ضروری تھا، بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور فقہی مباحث کو کچھ زیادہ طول دیدیا ہے۔[2]

امام ابن العربیؒ کی دوسری تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۶- تخلیص التخلیص۔

۱۷- کتاب المتکلمین۔

۱۸- تبیین الصحیح فی تعین الذابح

۱۹- تفصیل التفصیل بین التحمید والتہلیل

۲۰- کتاب التوسط فی معرفۃ صحۃ الاعتقاد والرد علی من خالف السنۃ من ذوی البدع والالحاد۔

۲۱- سراج المریدین۔

۲۲- سراج المہتدین۔

۲۳- عواصم وقواصم۔

۲۴- نواہی و دواہی۔

۲۵- کتاب المجاد المتفقین الی معرفۃ غوامض النحویین

۲۶- کتاب الرحلۃ۔

۲۷- کتاب الخلافیات۔

---

[1] مقدمہ تحفۃ الأحوذی، ص ۱۸۳۔

[2] سیرت البخاری ص ۴۲۹ (حاشیہ)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔ کتاب الاقصیٰ باسماء اللہ الحسنیٰ وصفاتہ العلاء۔

۲۹۔ کتاب العقد الاکبر للقلب الاصغر۔

۳۰۔ کتاب اعیان الاعیان۔

۳۱۔ رسالہ الکافی فی ان لا دلیل علی النافی

۳۲۔ کتاب ستر العورۃ۔

۳۳۔ کتاب مراقی الزلف۔

وفات: امام ابن العربیؒ نے ۵۴۶ھ کو فاس میں انتقال کیا۔[1]

محدث کے بیس سال اور آئندہ پروگرام

الحمد للہ محدث موجودہ شمارہ کے ساتھ ہی اپنے بیس سال پورے کر رہا ہے اس سلسلہ میں محدث اپنی پالیسی اور روایات کو کہاں تک برقرار رکھ سکا ہے، اس کا صحیح فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں تاہم اس دوران مدیر اعلیٰ کی انتظامی اور تعمیری مصروفیات کے علاوہ متنوع علمی اور تدریسی مشاغل کے باوصف ادارہ کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ محدث کا علمی اور طباعتی معیار گرنے نہ پائے۔ چنانچہ مدیر اعلیٰ خود مسلسل اس کی نگرانی کرتے ہیں۔

چونکہ اب تحقیقی اور اشاعتی کام کا پھیلاؤ کافی وسعت اختیار کر رہا ہے لہٰذا ادارہ نے کام کو متوازن بنانے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ محدث کی اشاعت آئندہ سہ ماہی ہو اور ضخامت بھی سہ گنا کر دی جائے تاکہ علمی مضامین کو قسط وار شامل کرنے کی بجائے یکبارگی شائع کیا جا سکے۔ اس طرح سے محدث کا علمی معیار بھی مزید بلند ہو سکے گا۔ لہٰذا آئندہ شمارہ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ میں شائع ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

واضح رہے کہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب کی ہی زیر ادارت ہفت روزہ "رشد" (اردو) اور ماہنامہ "البلاغ المبین" (عربی) کا بھی ڈیکلریشن منظور ہو چکا ہے۔ ادارہ

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۹۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ